سدرہ رمضان
رول نمبر 38407
گروپ نمبر 75

سوال نمبر 2

اسلام کے منفرد پہلوؤں کو مختصر بیان کریں انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کی وضاحت کریں:

تعارف

اسلام دوسرے تمام مذاہب سے ممتاز و مخصوص ہے صرف اسلام ہی ہر حیثیت سے کامل اور مکمل دین ہے سارے انسانوں کے لیے ہے۔ خدا کا آخری پیغام ہے اور قیامت تک یہ ضروری ہے کہ اس کی پیروی کی جائے "اسلام اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین ہے (سورۃ آل عمران) خدا کے آخری نبی حضرت محمد نے اسلام کی تعلیمات ہمارے تک پہنچائی وہ ایسا مکمل اور جامع تھی۔ جس کے بعد کسی اور تعلیم کی ضرورت کی نہیں رہتی یہ ہدایت کا سرچشمہ ہے جسے کے لیے رہے گا۔ ہر قوم ہر زمانے کے لوگوں کے لیے کافی و شافی ہے۔

2 اسلام کی منفرد خصوصیات:

(1) توحید کی مرکزیت

اسلام اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر زور دیتا ہے اور ہر قسم کے شرک کی نفی کرتا ہے۔ عبادت، اخلاق اور قانون سب کا محور صرف اللہ کی رضا ہے۔ قرآن میں آتا ہے اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک صرف اسی کی ذات عبادت کے لائق ہے۔ (قل ھو اللہ) (سورۃ قل آیت نمبر 1).

M T W T F S

Date: __/__/202

(ii) جامع اور مکمل ضابطہ حیات :

اسلام صرف روحانیت تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے چاہے وہ سیاسی ہو قانونی معیشت اور سماجیات ہو قرآن اور سنت زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔

(سورۃ المائدہ) :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج تمہارے لیے میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور دین کی حیثیت سے تمہارے لئے اسلام کو پسندیدہ قرار دیا ہے"۔

(iii) عالمگیریت اور ہدایت

اسلام کا پیغام ہر زمانے ہر خطے کے لوگوں کے لیے ہے یہ آخری الہامی کتاب ہے جس میں تخلیق شہر بیعوں کے حوالے سے بھی بیان ملتا ہے۔ یہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے ہے بلکہ ہر انسان کے لیے ہدایت کا سر چشمہ ہے۔

(iv) فطری اور اعتدال پسند

اسلامی تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں دنیا و آخرت جان و روح فرد و معاشرہ کے درمیان توازن قائم کرتا ہے۔

(v) انسانی مساوات اور اخوت

اسلام رنگ نسل زبان ذات پات کے امتیاز کو ختم کرتا ہے تمام انسانوں کو یکساں حقوق دیتا ہے اور اجتماعی فلاح پر زور دیتا ہے اسلام میں صرف تقویٰ کی بنیاد پر برتری حاصل ہے۔

2 انسانی زندگی میں دین کی اہمیت :

(۱) ہدایت کا واحد ذریعہ:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دین انسان کو گمراہی سے بچاتا ہے اور صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہے قرآن میں واضح احکامات اور سنت نبوی عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ دین ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

(۲) مقصد حیات کی وضاحت:

اسلام انسان کو بتاتا ہے کہ اس کی تخلیق صرف اللہ کی عبادت کے لیے ہوئی ہے "ہم نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے (الذاریات 56) دنیا کی زندگی کو آخرت کی کامیابی کے لیے ایک امتحان گاہ قرار دیتا ہے۔

(۳) اخلاقی و سماجی استحکام:

دین نیکی، صداقت، عدل اور رحم جیسے اصولوں کو فروغ دیتا ہے۔ معاشرے میں جرائم، استحصال اور بے راہ روی کو روکتا ہے۔

(۴) قلبی سکون و طمانیت:

ایمان اور ذکر الہی دل کو اطمینان بخشتے ہیں (الرعد 28) مشکلات میں صبر اور توکل کا تعلیم دیتا ہے۔

(۵) اجتماعی انصاف و ہم آہنگی

اسلام معاشرتی حقوق (یتیم، مسکین، پڑوسی) کی پاسداری کرتا ہے زکوۃ صدقات اور وقف جیسے نظاموں کے ذریعے معاشی

Date: __/__/202

عدل قائم کرتا ہے۔

نتیجہ:

اسلام ایک مکمل اور متوازن نظام زندگی پیش کرتا ہے، جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کرتا ہے۔ دین کی پیروی انسان کو دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ جدید دور میں چیلنجز کا مقابلہ کرنے کیلئے اسلام کے اصول ہمیشہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

سوال نمبر 3:

اسلامی عقائد کے اہم تقاضات اور ان کے فرد اور معاشرے پر اثرات کی وضاحت کریں۔

تعارف:

قرآن اگرچہ عقل سے کام لینے کی بار بار تلقین کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کا قوی محور یہ ہے کہ یہ کائنات جس میں ہم رہتے ہیں اس کا نظم اس کے ضابطے اس کا سلسلہ علت و معلول، اس کے اجزا کا توافق اس کا حسن و جمال، اس کے اندر ہونے والے ہر واقعہ کا کسی نہ کسی نتیجے پر منتج ہونا الٰہی کھلی نشانیاں ہیں۔ توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان رکھنا۔ اللہ کی عبادت کرنا وہی خالق و حاکم ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ عقیدہ توحید پر ایمان لانا ایسی قوت کا سرچشمہ ہے کہ جس کے بل پر انسان زندگی کی کشمکش کے پر صعوبت مراحل کو جبر استقامت سے طے کرتا چلا جاتا ہے۔

Date: __/__/202

اسلامی عقائد و اثرات

(۱) توحید (اللہ کی وحدانیت کا عقیدہ)

"قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد" (الاخلاص ۱-۲)

ترجمہ: کہہ دو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اختیارات میں یکتا ہونے کا یقین۔

اثرات

فردی: خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے کیونکہ بندہ صرف ایک ہی خالق کے سامنے جھکتا ہے

معاشرتی اثرات: شرک اور جاہلیت کے تمام مظاہر ختم ہوتے ہیں

(۲) رسالت پیغمبروں پر ایمان

(i) **قرآنی آیات:**

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین"
(الانبیاء 107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

(ii) **عقیدہ:**

تمام انبیاء بالخصوص حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان

(iii) **اثرات:**

فردی: اخلاقی تربیت اور عملی نمونہ میسر آتا ہے۔

معاشرے پر:

اتحاد اور اخوت کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

3) آخرت پر ایمان

قرآنی آیت:

وان الدار الآخرة لھی الحیوان
(العنکبوت ۶۴)

ترجمہ: "اور بے شک آخرت کا گھر ہی اصل گھر زندگی ہے"

عقیدہ:

موت کے بعد جزا و سزا جنت و جہنم کا یقین۔

فرد پر اثرات:

ذمہ داری کا احساس اور گناہوں سے پرہیز

معاشرے پر اثرات:

معاشرتی بگاڑ اور جرائم میں کمی

4) تقدیر پر ایمان

قرآنی آیت

انا کل شیء خلقناہ بقدر (القمر ۴۹)

ترجمہ:

"بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے"

عقیدہ: اللہ کے ازلی علم اور مشیت پر کامل یقین۔

اثرات:

Date: / /202

ii) **فرد پر:** صبر و رضا کی صفت پیدا ہوتی ہے۔

iii) **معاشرے پر:** مایوسی اور بے چینی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

2) **ملائکہ پر ایمان**

قرآنی آیات: بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ (الانبیاء 26)

ترجمہ: "بلکہ وہ تو عزت والے بندے ہیں"

i) **عقیدہ:** فرشتوں کے وجود اور ان کے کاموں پر یقین

ii) **اثرات:**

iii) **فرد پر:** نیک اعمال کی ترغیب اور گناہوں سے حیا۔

معاشرے پر: نظم و ضبط اور قانون کی پابندی"

3) **آسمانی کتب پر ایمان:**

قرآنی آیات

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (آل عمران 3)

ترجمہ: ~~تمام الہامی کتب بالخصوص قر~~

"اس نے حق کے ساتھ کتاب نازل کی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے"

عقیدہ:

تمام الہامی کتب بالخصوص قرآن کریم پر ایمان لانا۔

اثرات

i) فرد پر: علم و حکمت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ii) معاشرے پر: علمی ترقی اور فکری ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے

نتیجہ:

اسلامی عقائد نہ صرف فرد کی شخصیت کو سنوارتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی تعمیر و ترقی کا ذریعہ ہیں۔ یہ عقائد انسان کو ایک متوازن اور کامیاب زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے اسلامی عقائد ہی وہ مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں جو فرد اور قوم دونوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔

سوال نمبر 14:

حضرت محمد کی سیرت کو صلح کے علمبردار اور عسکری حکمت رکھنے والے نمونے کے طور پر بیان کریں!

1) تعارف!

حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کی سیرت تمام مسلمانوں کے لیے عملی نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ اللہ کے حکم سے اسلام دین کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچتے تھے۔ آپ کو معلم بنا کر بھیجا گیا۔ آپ نے نہ صرف اسلام کی تبلیغ کرتے

بلکہ آپ ایک بہترین سفارت کار بھی تھے۔ آپ کو سیاسی طور پر بھی ایک نمایاں مقام حاصل تھا جب سفارتی رابطہ قائم کرنے کی ضرورت پیش آتی تو ایسے افراد کو سفیر بنا کر بھیجا جاتا تھا جو زیرِ غور مسئلے کے ہر پہلو کو خوب سمجھتے ہوں اور ذہین ہوں۔ اسی طرح آپ ایک بہترین عسکری حکمت رکھنے والے سپہ سالار بھی تھے۔ آپ نے غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھدوائی اور دشمن آپ کی اس حکمت عملی سے پسپا ہوئے۔

(ii) صلح اور مصالحت کا مثالی نمونہ:

حضرت محمد کی سیرت مبارکہ میں صلح اور مفاہمت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے تنازعات کے پر امن حل کو ہمیشہ ترجیح دی۔

(iii) حدیبیہ کا معاہدہ (6ھ)

10 سالہ جنگ بندی کا معاہدہ

جس میں ظاہری طور پر مسلمانوں کے مفادات نظر نہیں آتے۔

حکمت عملی:

اسلام اس معاہدے نے اسلام کے پھیلاؤ کا راستہ ہموار کیا اور صلح کے ذریعے فتح حاصل کی۔

قرآنی تائید:

انا فتحنا لک فتحا مبینا (الفتح ۱)

ترجمہ: "بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا کی"

(iv) فتح مکہ (8ھ)

عام معافی کا اعلان کیا:

وہ آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔"

نتیجہ: دشمنوں کے دلوں کو جیت لیا اور ملک میں امن قائم ہوا۔

(د) **جنگوں میں انسانی حقوق کا تحفظ:**

آپ ﷺ نے جنگوں میں بھی اخلاقی اصولوں کو قائم رکھا۔

عسکری اصول:

عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی شخصیات کو نقصان نہ پہنچانے کی ہدایت۔
درختوں اور فصلوں کو نقصان نہ پہنچانا اور قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔

قرآنی ہدایت

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (البقرہ ۱۹۰)

ترجمہ: "اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا"

(ر) **دفاعی حکمت عملی:**

آپ ﷺ صرف دفاعی جنگوں کی اجازت دی اور ہر معرکے میں حکمت عملی سے کام لیا۔

غزوہ بدر (۲ھ)

چھوٹی جماعت نے کفار کی بڑی فوج کو شکست دی۔

حکمت عملی: مقام بدر کا انتخاب پانی کے کنوؤں پر قبضہ کرنا تھا۔

غزوہ خندق (5ھ)

مدینہ کے گرد خندق کھود کر جدید دفاعی حکمت عملی اپنائی۔

نتیجہ:

محاصرہ ناکام ہوا اور دشمن پسپا ہو گیا۔

(4) **دشمنوں کے ساتھ معاہدات:**

آپؐ نے مختلف قبائل کے ساتھ معاہدات کیے جن میں بعض اہم یہ ہیں:

(i) **مدینہ کا معاہدہ (1ھ)**

یہود اور دیگر قبائل کے ساتھ باہمی دفاع اور امن کا معاہدہ کیا۔

(ii) **حکمت عملی:**

مدینہ کو ایک مضبوط ریاست کے طور پر منظم کیا۔

(iii) **نجران کے عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ:**

"مذہبی آزادی کی ضمانت دی۔"

قرآنی اصول: "لکم دینکم ولی دین" (الکافرون 6)

"وہ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین"

(5) **امن اور جنگ میں توازن:**

آپ کی سیرت میں جنگ اور صلح کے درمیان کامل توازن موجود ہے:

(i) جنگ صرف دفاع ظلم کے خاتمے یا مذہبی آزادی کے لیے لڑی جائے۔

(ii) صلح اور ہمیشہ پرامن حل تلاش کرنا۔

نتیجہ:

حضرت محمدؐ کی سیرت مبارکہ صلح رواداری اور حکمت عملی کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے۔ آپؐ نے جنگ کو بھی ایک مہذب اور اخلاقی عمل بنایا اور صلح کو ہمیشہ ترجیح دی۔ آپؐ کی عسکری حکمت عملیاں جدید دور کے لیے بھی مشعل راہ ہیں، جو سکھاتی ہیں کہ طاقت کا استعمال صرف انصاف اور امن کے قیام کے لیے ہونا چاہیے۔

سوال نمبر ۶:

اسلام میں عوامی نظم و نسق کا تصور کیا ہے۔ اچھی حکمرانی کے بارے میں قرآنی تعلیمات بیان کریں؟

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو فرد اور معاشرے کی تنظیم کے لیے واضح اصول فراہم کرتا ہے۔ عوامی نظم و ضبط اور اچھی حکمرانی کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر عدل، امانت، شفافیت اور

Date: __/__/202

رعایا کی بھلائی پر مبنی ہے قرآن مجید اور سنت نبوی میں حکمرانی کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں جو کسی بھی معاشرے میں استحکام اور ترقی کا باعث بن سکتے ہیں۔

اچھی حکمرانی کے لیے قرآنی رہنمائی:

(۱) عدل و انصاف:

قرآن حکومت کو عدل پر قائم کرنے کی تاکید کرتا ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان (النحل: 90)

ترجمہ: "بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"۔

حکمرانوں کو رعایا کے درمیان امتیاز کے بغیر انصاف کرنا چاہیے۔

"حضرت محمدؐ نے فرمایا: عدل کرنے والے اللہ کے نور کے منبر پر ہوں گے (مسلم)

(۲) امانت و ذمہ داری:

حکمرانوں کو امانت دار ہونا چاہیے۔

"ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا"
(النساء 58)

ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو پہنچاؤ"

حکومت عوامی امانت ہے، اسے دیانت داری سے چلانا ضروری ہے۔

۳) **شورائی نظام:**

قرآن فیصلہ سازی میں مشورے
کو اہمیت دیتا ہے۔

آیت: "وشاورھم فی الامر" (آل عمران: 159)

ترجمہ:
"اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو۔"

شورائی نظام ظلم اور یک طرفہ فیصلوں سے بچاتا ہے۔

۴) **رعایا کی بھلائی:**

حکمران کو عوام کی فلاح پر توجہ
دینی چاہیے۔

آیت: والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا
وکان بین ذلک قواما (الفرقان 67)

ترجمہ: "اور جو خرچ کرتے ہیں نہ فضول خرچی کرتے
ہیں نہ کنجوسی بلکہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں"

۵) **قانون کی حکمرانی:**

قرآن قانون کی بالادستی
کو یقینی بناتا ہے۔

آیت:

وان احکم بینھم بما انزل اللہ
(المائدہ 49)

ترجمہ:

اور ان کے درمیان اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق

فیصلہ کریں گے۔

اسلامی ریاست میں قانون سب کے لیے یکساں ہوتا ہے۔

(6

~~جوابدہی~~
جوابدہی:

حکمران اللہ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

آیت:
"ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ" (التکاثر: 8)

ترجمہ:
"پھر تم سے اس دن ضرور نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

حکمران اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال کے لیے جوابدہ ہوں گے۔

نتیجہ:

اسلام میں عوامی ~~نظم~~ نظم و ضبط اور اچھی حکمرانی کا تصور عدل، امانت، شفافیت اور تعلیمات کے مطابق، ایک مثالی حکومت وہ ہے جو عوام کے حقوق کا تحفظ کرے، قانون کی حکمرانی قائم کرے اور فیصلہ سازی میں شفافیت لائے۔ موجودہ دور میں جب حکومتوں میں بدعنوانی اور ناانصافی عام ہے، ~~اسلامی نظام حکومت~~ صرف اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی ایک منصفانہ اور مستحکم معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ اسلامی نظام حکومت نہ صرف دنیا میں امن و استحکام فراہم کرتا ہے بلکہ

آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔